© rasailojaraid.com

مولانا عزیز زبیدی مدظلہم العالی

([illegible] ادارہ [illegible] رشیدیہ [illegible])

قسط نمبر ۴

الهدية الثمينة للمرأة المسلمة

خاتونِ مسلم کیلئے ایک قیمتی ہدیہ!

ح ۲۱:

" خَالِفُوا النِّسَآءَ فَاِنَّ فِیْ خِلَافِهِنَّ بَرَکَةٌ " (عسکر) والصحیح انہ قول عمر رواہ العسکری فی الامثال وعلی ابن الجوزی وابن الجعد الجوهری وفیہ حفص بن عثمان وهو مجهول وابو عقیل وهو یحیی المتوکل العمری وهو ضعیف وجاء فی روایۃ " شاوروهن وخالفوهن قال القاری - قال السخاوی لم اعرفہ مرفوعا بل یروی فی المرفوع من حدیث انس لا یفعلن احدکم امرا حتی یستشیر فان لم یجد من یستشیر فلیستشر امرأۃ ثم یخالفها فان فی خلافهن البرکۃ وفی سندہ ضعف وانقطاع ۔۔۔ وقال السیوطی هو باطل لا اصل لہ لکن فی معناہ حدیث طاعۃ النساء ندامۃ - اخرجہ ابن عدی ۔۔۔ والدیلمی عن عائشۃ واخرج ابن عدی من حدیث ام سعد بنت زید بن ثابت عن ابیها مرفوعا طاعۃ المرأۃ ندامۃ واخرج الطبرانی والحاکم وصححہ من حدیث ابی بکر مرفوعا هلکت الرجال حین طاعۃ النساء ۔۔۔ واخرج (ای عسکری) عن معاویۃ قال : عودوا النساء " لا " فانها ضعیفۃ ان اطعتها اهلکتک وقال بعض الشعراء : ترک خلافهن من الخلاف - انتهی - وقال الالبانی : طاعۃ المرأۃ ندامۃ ، موضوع رواہ ابن عدی واوردہ فی ترجمۃ عنبسۃ وقال هو منکر الحدیث وفیہ عثمان العطار وهو یحدث عن قوم مجهولین بعجائب وقال ابن الجوزی : لا یصح عنبسۃ لیس بشئ وعثمان لا یحتج ۔۔۔ وی الحدیث عن عائشۃ بلفظ : طاعۃ النساء [illegible]

© rasailojaraid:com

© rasailojaraid.com

اخرجہ العقیلی و ابن عدی والقضاعی والباطرقانی فی حدیثہ وابن العساکر عن محمد بن سلیمان بن ابی کریمۃ . . . وقال العقیلی : محمد بن سلیمان حدث عن ہشام بیواطل لا اصل لہا منہا ہذا الحدیث . . . وذکر السیوطی لہ طریقین آخرین عن ہشام وشاہدا من حدیث ابی بکرۃ لکن فی احدہما خلف بن محمد بن اسماعیل وہو ساقط الحدیث وفی الطریق الاخر ابو البختری واسمہ وہب بن وہب وہو وضاع واما الشاہد عن ابی بکرۃ فہو : ہلکت الرجال حین اطاعت النساء، ضعیف اخرجہ ابن عدی وابو نعیم فی اخبار اصبہان وابن ماسی فی آخر جزء الانصاری والحاکم واحمد من طریق ابی بکرۃ وفیہ بکار وہو من جملۃ الضعفاء ۔ (انتہی ملخصا ۔ زبیدی)

ترجمہ : عورتوں کی مخالفت کیجئے، ان کے خلاف کرنے میں برکت ہے؟

بعض روایات میں آیا ہے کہ ان سے مشورہ کرو، پھر ان کے خلاف کرو ۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ عورت کی اطاعت سراپا ندامت ہے ۔ ایک اور روایت میں ہے کہ عورت کی اطاعت کرکے مرد ہلاک ہو گئے ۔ حضرت معاویہؓ کا ارشاد ہے کہ ”عورتوں کو لا، (نہیں) کا خوگر بنالو کیونکہ وہ کمزور ہیں ۔ اگر تم نے ان کی اطاعت کی تو وہ تمہیں ہلاک کر دیں گی ۔“ (ملخصا)

اس سے مراد اور ملکی قومی مسائل ہیں یا وہ دینی مسائل، جن کا تعلق، تجربہ اور علم و تحقیق سے ہے، انفرادی اور جزئی امور نہیں ہیں ۔ اور نہ وہ امور ہیں جن کا تعلق بالخصوص صنفِ نازک سے ہے یا ان کے صنفی پہلوؤں سے اور وہ امور بھی نہیں ہیں جن سے آپ خود بھی مطمئن ہیں ۔ اور خود آپ کی رائے بھی وہی ہو جو انہوں نے ظاہر کی ہے ۔ بہر حال قرآن و حدیث کے مجموعی مطالعہ سے یہی محسوس ہوتا ہے کہ مجموعی لحاظ سے عورتوں کا مقام ”اسمبلی ہال“ نہیں ہے ۔ اور یہ اس لئے نہیں کہ وہ عورت ہے اور عورت ہونا کوئی شرعی جرم ہے ۔ بلکہ صرف اس لئے کہ ان کی دنیا خدا در جہ محدود ہے تجربات محدود تر، قومی، ملکی اور بین الاقوامی مسائل مقتضیات اور دواعی کے سمجھنے اور ان سے عہدہ برآ ہونے کی صلاحیتیں محدود تر ہوتی ہیں ۔ باقی رہیں استثنائی صورتیں تو یہاں ان سے بحث نہیں ہے ۔ کیونکہ بات اس صنف کے جمہور اور اکثریت کی ہے ۔ اور وہ آپ کے سامنے ہے ۔ اس کے باوجود جو لوگ ان کیلئے صوبائی یا قومی اسمبلیوں میں سیٹیں مانگتے ہیں، وہ ان کے صرف سیاسی ہتھکنڈے ہیں اور ان کو اعتماد میں لے کر وہ ووٹوں کی گیارھویں کے لئے فضا کو سازگار بنانے کی کوشش کرتے ہیں ۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ایام میں زچگی کے دوران خصوصی ایام، انفرادی نفسیات اور ذہنیت اور اور جیسے خصائص اور اوصاف کا ایک ایسا قدرتی حصہ ہے جس کی وجہ سے عورت کا ذہن اور مزاج کم متوازن رہتا ہے۔ اس سے ان سے رہنمائی کی توقع بہت کم رہ جاتی ہے۔ اس کے باوجود اگر آپ اب بھی اپنے گھر ان کی رہنمائی میں رہنا چاہتے ہیں تو یہ کہا جا سکتا ہے کہ عورتیں بہرحال آپ کی خاص مشکور ہوں گی۔ تاہم ان کے بارے آپ کے سلسلے میں وہ جو رائے قائم کریں گی، ہو سکتا ہے کہ آپ کبھی شاید اس سے اتفاق نہ کریں۔"

ح ۲۲:

"اَوْلَمَ عَلَى صَفِيَّةَ بِسَوِيقٍ وَتَمْرٍ" (انسؓ، رواه احمد والبوداؤد وابن ماجة والترمذی وقال: هذا حديث حسن غريب وقال: وكان سفيان بن عيينة يدلس في هذا الحديث فربما لم يذكر فيه عن وائل عن ابنه وربما ذكره. انتهى - وقال الذهبي: كان يدلس لكن المعهود منه انه لا يدلس الا عن ثقة وكان قوي الحفظ - انتهى - وكذا قال الحافظ في طبقات المدلسين ص۱ - انتهى - ترمذی -

ترجمہ: "حضرت صفیہؓ کا آپؐ نے ستو اور کھجور سے ولیمہ کیا تھا۔"

نکاح کے بعد "قران السعدین" کی خوشی میں جو ضیافت اور دعوت دی جاتی ہے اسے دعوتِ ولیمہ کہتے ہیں۔ اس سے غرض اعلانِ نکاح اور خوشی میں دوسروں کو شریک کرنا ہوتا ہے۔ باقی رہی یہ بات کہ یہ دعوتِ ولیمہ عقدِ نکاح کے بعد یا رخصتی کے بعد یا جب کبھی ہونی چاہیے یا کیا؟ تو یہ صرف علمی موشگافیاں ہیں۔ صحیح یہ ہے کہ جب اور جیسے حالات اجازت دیں، ولیمہ کی تقریب کا اہتمام ہو سکتا ہے، ہاں رخصتی کے بعد ہو تو زیادہ افضل ہے۔ کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ولیموں کا یہی انداز تھا۔ تاہم پہلے اور پیچھے کے جائز ہونے میں کوئی شک نہیں ہے۔

یہ دعوت صرف پہلے دن ہو سکتی ہے یا دوسرے تیسرے اور ہفتہ تک بھی اس کی گنجائش ہوتی ہے؟ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی رائے ہے کہ ہفتہ تک کی جا سکتی ہے۔ امام شوکانیؒ دو دنوں تک کی اجازت دیتے ہیں۔ فرماتے ہیں، اس کے بعد مکروہ ہے۔ (نیل) ـــــ ولیمہ مکرر ہو سکتا ہے بشرطیکہ مدعوین نئے ہوں۔ (ابن العربی)

اختلاف ہے کہ یہ فرض ہے یا واجب یا مستحب؟ تاہم اس امر پر سب متفق ہیں کہ دعوتِ ولیمہ ہونی چاہیے اور یہ بھی کہ اس میں ... فقراء کے علاوہ غرباء کو بھی ضرور مدعو کیا جائے، ورنہ یہ کھانا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

"شر الطعام طعام الولیمۃ تدعی لھا الاغنیاء ویترک الفقراء" (بخاری، مسلم عن ابی ھریرۃ)

باقی رہی یہ بات کہ اس دعوت میں کیا ہونا چاہیے، گوشت، چاول، پھل یا چائے مٹھائی وغیرہ؛ سو یہ جیسی کسی میں استطاعت ہو کرے۔ سب کی اجازت ہے۔ صرف اتنی بات ہے کہ وہ بخل اور تنگدلی کی آئینہ دار نہ ہو۔ جو ہو سکتا ہے اس میں عمداً کمی نہ کرے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ولیمہ میں بکری کا گوشت بھی دیا تھا اور ستو، کھجور، گھی اور پنیر کا مالیدہ بھی — جیسے حالات، ویسی بات — اللہ اللہ خیر سلا!

ہاں دعوتِ ولیمہ میں اگر ناجائز امور کی بھی نمائش اور گنجائش رکھی گئی ہو، جیسے شراب و کباب، سود خوروں اور بے نمازوں کی ریل پیل وغیرہ۔ تو پھر حکم ہے کہ اس میں شرکت سے پرہیز کی جائے۔ جیسا کہ بعض دعوتوں میں گھر میں تصاویر دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور بعض صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے شرکت کرنے سے انکار کر دیا تھا (ابن ماجہ، ابو داؤد اور مسند احمد) حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ایسی دعوتِ ولیمہ میں شرکت کر کے شدید ذہنی کوفت اور کرب کی شکایت کی تھی۔ (ہدایہ) امام مالکؒ کا بھی یہی نظریہ ہے۔

اگر شرعی طور پر ولیمہ قباحت سے پاک صاف ہو اور پھر شرکت سے کترائے اور بلا وجہ، تو یہ گناہ ہے:

"ومن لم یجب الدعوۃ فقد عصی اللہ ورسولہ" (بخاری، مسلم عن ابی ھریرۃ وقیل ھو من قولہ)

ہاں اگر کوئی شخص بن بلائے شرکت کرتا ہے تو چور اور ڈاکو تصور کیا جاتا ہے:

"ومن دخل علی غیر دعوۃ دخل سارقا وخرج مغیرا" (ابوداؤد)

ہم دیکھتے ہیں کہ عموماً دعوتِ ولیمہ میں اغنیاء اور رفقاء کی بھیڑ ہوتی ہے۔ غرباء نہیں ہوتے یا برائے نام ہوتے ہیں۔ مگر ایسے موقعوں پر مانگنے والوں کی بھیڑ ہوتی ہے۔ کیونکہ اس دن ان کو پرے رکھا جاتا ہے۔ ہمیں اندیشہ ہے کہ خدا کے ہاں شاید اس سلسلے میں ان سے اس کی باز پرس ہو۔

ختنہ پر بھی بعض لوگ دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کرتے ہیں مگر حضرت عثمانؓ نے اس میں شرکت سے انکار کر دیا تھا۔ جمہور کا نظریہ یہ ہے کہ جائز ہے (نیل)

اصل بات یہ ہے کہ منکرات سے پاک دعوت کوئی ہو، اجتماعی شوکت، مسرت اور مساکین کے سلسلہ میں مواسات کا اظہار ہوتا ہے۔ اس لیے یہ مطلوب بھی ہے۔ واللہ اعلم!

(باقی آئندہ۔ ان شاء اللہ)

© rasailojaraid.com